حضرت یوسف علیہ السلام کے حضرت زلیخا رضی اللہ عنہا کیساتھ عقد نکاح کی

تحقیق

شیخ الحدیث حضرت علامہ

محمد اشرف سیالوی مدظلہ

جامعہ غوثیہ مہریہ منیر الاسلام بنگلہ نمبر 9 یونیورسٹی روڈ سرگودھا

حضرت یوسف علیہ السلام کے حضرت زلیخا رضی اللہ عنہا
کیساتھ عقد نکاح کی

شیخ الحدیث حضرت علامہ
محمد اشرف سیالوی مدظلہ

جامعہ غوثیہ مہریہ منیر الاسلام بنگلہ نمبر 9 یونیورسٹی روڈ سرگودھا

نام کتاب : حضرت یوسف علیہ السلام کے حضرت زلیخا رضی اللہ عنہا کیساتھ عقد نکاح کی تحقیق

مصنف : شیخ الحدیث حضرت علامہ محمد اشرف سیالوی مدظلہ

کمپوزنگ : اظہر عباس شمس سیالوی

سال اشاعت : 2011ء

تعداد : 1100

ناشر : جامعہ غوثیہ مہریہ منیر الاسلام بلاک نمبر 9 یونیورسٹی روڈ سرگودھا

قیمت :

ملنے کے پتے

جامعہ غوثیہ مہریہ منیر الاسلام بلاک نمبر 9 یونیورسٹی روڈ سرگودھا 048-3724695

مجاہد سویز ورپام والا تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ 0301-6565479

جامعہ سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا للبنات احمد سوہانہ شاہ جمال ضلع مظفر گڑھ

0302-6797810,0333-6801508

الشمس لائبریری موضع بھوجرا تحصیل وضلع جھنگ 0345-7867732

alshams7867@yahoo.com

زلیخا ہم بتوفیق الٰہی نشستہ برسریر پادشاہی
دراں خلوت سرائی بود خرسند بوصل یوسف و فضل خداوند

تفسیر روح البیان ج ۴ ص ۲۹۷،۲۹۸

حضرت زلیخا کو حضرت یوسف علیہ السلام کے خلوتخانہ خاص میں بھیجا گیا تو لونڈیوں اور نوجوان لڑکیوں نے ان کا زیورات اور پوشاکوں کیساتھ استقبال کیا (اور ان کی خدمت میں انہیں پیش کیا) چنانچہ اس نے ان کے ساتھ زیبائش و آرائش کا انتظام کیا جب رات کی تاریکی چھا گئی تو حضرت یوسف علیہ السلام ان پر داخل ہوئے اور انکش فرمایا کیا یہ صورت حال اس سے بدرجہا بہتر نہیں ہے جس کا تو ارادہ رکھتی تھی تو اس نے (معذرت خواہی کے طور پر عرض کیا) اے سچے اور مخلص ترین (نبی اور محبوب) مجھے ملامت نہ کیجئے کیونکہ میں حسن و جمال کا پیکر تھی ناز و نعمت میں پل رہی تھی ملک و سلطنت بھی حاصل اور دولت دنیا کی بھی ریل پیل تھی اور میرا (سابق) خاوند نامرد تھا عورتوں سے مجامعت کر ہی نہیں سکتا تھا اور آپ تھے اپنی صورت حسن میں (اپنی مثال آپ) جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں سراپا حسن و جمال بنا دیا لہٰذا میرا نفس مجھ پر غالب آ گیا۔

آپ سے صبر کرنا اور دوری اختیار کرنا میرے بس میں نہیں تھا
لہٰذا میری کوتاہی پر دامن عفو سے پردہ داری کیجئے
وہ جرم و قصور جو عاشق سے کمال عشق کی وجہ سے سرزد ہوتا ہے
(اس پر) معشوق عاشق کیساتھ کب جنگ و جدال کرتا ہے

جب حضرت یوسف علیہ السلام نے ان کے ساتھ زفاف فرمایا تو ان کو باکرہ اور کنواری

پایا۔ آپ نے ان کیساتھ ہمبستری فرمائی اور مہر بکارت کو توڑا۔

اس بند دیبا کی چابی اپنے تر و تازہ یاقوت (رنگ شرمگاہ) کو بنایا
اس دیبا کا قفل کھولا اور اس میں مادۂ تولید والا گوہر داخل کیا

تو حضرت زلیخا حضرت یوسف علیہ السلام کی مباشرت کے بعد حاملہ ہو گئیں اور ایک ہی بطن سے یکبارگی دو بیٹے ایک افرائیم اور دوسرے میشا کو جنم دیا اور وہ دونوں حسن و جمال اور چہروں کی آب و تاب کے لحاظ سے سورج اور چودھویں کے چاند کی مانند تھے اور اللہ تعالیٰ نے ان کے حسن و جمال (اور اپنی تخلیق کے شاہکاروں) کیساتھ ساتوں آسمانوں کے ملائکہ پر فخر کا اظہار فرمایا۔

حضرت یوسف علیہ السلام کو حضرت زلیخا کے ساتھ بہت زیادہ محبت ہو گئی اور حضرت زلیخا کا پہلا عشق اور جوش محبت آپ کی طرف منتقل ہو گیا حتیٰ کہ آپ کیلئے زلیخا کے بغیر سکون و قرار اور تسکین و دلجمعی کی کوئی صورت باقی نہ رہی۔ جب ان میں صدق و اخلاص حد و نہایت سے ماوراء تھا تو بالآخر اس نے حضرت یوسف علیہ السلام میں سرایت کر لی (گویا برعکس معشوق عاشق آمدہ) اور اللہ تعالیٰ نے حضرت زلیخا کے حضرت یوسف علیہ السلام والے عشق مجازی کو (اپنی ذات پاک والے) عشق حقیقی میں تبدیل فرما دیا چنانچہ ان کے دل میں طاعت و عبادت کی رغبت کاملہ اور میلان شدید پیدا کر دیا اور ایک دن حضرت یوسف علیہ السلام نے ان کو اپنی خواہش کی تکمیل کی طرف مائل کرنا چاہا تو وہ (عبادت مولیٰ میں سارا وقت صرف کرنے کے جذبہ سے) بھاگ کھڑی ہوئیں تو حضرت یوسف علیہ السلام نے ان کا تعاقب کیا تو ان کا کرتہ (شدت سے پکڑا تو وہ) پیچھے سے پھٹ گیا تو انہوں نے کہا اگر میں نے قمیل

اگر میں تمہارا کرتہ پھاڑا تھا تو اب تم نے میرا کرتہ پھاڑ دیا تو یہ شگفتگی پیراہن اس شگفتگی کا بدلہ بن گئی ہے۔ اس کام میں تفاوت و امتیاز سے ہم دونوں بے خوف و ہراس ہیں اور پیراہن (ایک دوسرے کا) چاک کرنے میں برابر ہیں (تا) زمانہ نے لمبی عمر تک تجھے غم کی زہر چکھانے کے بعد میرے وصال وملاپ والے تریاق تک رسائی بخشی ہے ۔زلیخا بھی اللہ تعالیٰ کی توفیق سے بادشاہی کے تخت پر جلوہ گر ہوئیں۔ اس خلوت سرائے میں خوش وخرم (زندگی گذار رہی) تھی حضرت یوسف علیہ السلام کے وصل اور اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم کیساتھ۔

12۔علامہ صاوی نے حاشیہ جلالین میں فرمایا:

قولہ زوجہ امرأتہ ای بعد ان ذہب مالھا و عمی بصرھا من بکائھا علیٰ یوسف فصارت تتکفف الناس و کان یوسف یرکب فی کل اسبوع فی موکب زھاء مأئۃ الف من عظماء قومہ فقیل لھا لو تعرضت لہ لعلہ یسعفک بشئی فلما رکب فی موکبہ قامت فنادت باعلیٰ صوتھا سبحان من جعل الملوک عبیدا بمعصیتھم و جعل العبید ملوکا بطاعتھم فقال یوسف علیہ السلام ماھذہ فقدمت الیہ فعرفھا فرق لھا وبکی بکاء شدیدا ثم دعاھا للزواج و امرھا بھا فھیأت ثم زفت الیہ فقام یوسف یصلی ویدعو اللہ و قامت وراءہ فسأل اللہ تعالیٰ ان یعیدلھا شبابھا و جمالھا و بصرھا فرد اللہ علیھا ذالک حتی عادت احسن ما کانت یوم راودتہ اکراما لہ علیہ السلام لما عف عن محارم اللہ فاصابھا فاذا ھی عذراء فعاشا فی ارغد عیش۔

روی ان اللہ القیٰ فی قلب یوسف محبتھا اضعاف ما کان فی قلبھا فقال ماشانک لاتحبینی کما کنت اول مرۃ فقالت لما ذقت محبۃ اللہ شغلنی ذالک عن کل شئی۔ تفسیر صاوی ج۲ ص۲۱۱

جلالین میں مذکور اس قول کہ ریان بن ولید شاہ مصر نے حضرت یوسف علیہ السلام کیساتھ عزیز مصر کی بیوہ کی شادی کردی کے تحت علامہ صاوی نے فرمایا یعنی بعد اس کے زلیخا کی دولت اور پونجی ختم ہوگئی اور حضرت یوسف علیہ السلام کے (فراق میں) رو رو کر اس کا نور نگاہ زائل ہو چکا اور وہ نابینا ہوگئی اور لوگوں کے سامنے کف سوال دراز کرتی رہتی تھی اور حضرت یوسف علیہ السلام ہر ہفتہ میں تقریباً اپنی قوم کے لاکھ آدمی کے جلوس میں گھوڑے پر سوار ہو کر برآمد ہوتے تھے اور دیدار عام کراتے تھے (اور لوگوں کی فریادیں سنتے تھے اور حاجات پوری فرماتے تھے) تو زلیخا سے کہا گیا اگر تو بھی ان کی خدمت میں پیش (ہو کر اپنی مسکنت اور فقیری کا رونا روئے) تو امید ہے کہ وہ تجھے بھی کچھ عطا کر کے تیری حاجت پوری کردیں۔ جب آپ سوار ہو کر اس جلوس میں برآمد ہوئے تو اس نے بلند آواز سے راہ میں کھڑے ہو کر عرض کیا:

پاک ہے وہ ذات جس نے ملوک وسلاطین کو ان کی معصیت کی وجہ سے غلام بنادیا اور غلاموں کو ان کی اطاعت گذاری کی وجہ سے بادشاہ بنادیا تو حضرت یوسف علیہ السلام نے دریافت فرمایا یہ کون ہے؟ تو ان کو آپ کے حضور پیش کیا گیا تو آپ نے اسے پہچان لیا تو آپ کا دل بھر آیا اور زار و قطار روئے۔ پھر انہیں ازدواجی تعلق قائم کرنے کی پیشکش کی اور ان کے متعلق حکم دیا کہ ان کو بنایا سنوارا جائے اور زیبائش وآرائش کا بندوبست کیا جائے پھر انہیں آپ کی خدمت میں پہنچایا گیا۔

تاثرات

حضرت علامہ مولانا مفتی الٰہی بخش ساجد الباروی صاحب مدظلہ

جامعہ عربیہ غوث الاسلام

متصل جامع مسجد پرانی عیدگاہ جھنگ صدر

0300-7502685

حضورﷺ کا حضرت یوسف علیہ السلام کے متعلق یہ فرمان عالیشان ہے کہ وہ (حضرت یوسف) علیہ السلام کریم ابن کریم ہیں۔ اس خوب صورت لقب کے بعد آپ کی ذات کے حوالے سے ایسی ویسی بات کرنا جیسا کہ سوال میں درج ہے اللہ تعالیٰ کے نبیوں سے محبت سے منافی ہی نہیں بلکہ سلب ایمان کا سبب بھی ہے۔

حضرت قبلہ محترم المقام استاذ الاساتذہ شیخ الحدیث علامہ محمد اشرف صاحب دام ظلہ علی رأسنا کا جواب صرف تسلی بخش ہی نہیں بلکہ جلاء ایمان کا موجب بھی ہے۔

اللہ کریم آپ کی عمر میں برکتیں نازل فرمائیں اور آپ کی اس سعی جمیلہ کو قبول فرمائے اور ہمارے لئے اس تحریر کو عمل کے بعد نجات کا ذریعہ بنائے۔ آمین بجاہ نبی الامین

احقر الناس الٰہی بخش بقلم خود

تاثرات

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد رشید تونسوی صاحب زیدہ مجدہ

جامعہ مدنیہ غوثیہ کچہری بازار سرگودھا

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ آلہ اصحابہ اجمعین اللہ تعالیٰ کی عادت جاریہ ہے کہ کامیابی اور ترقی کے راستے اس قوم پر کشادہ فرماتا ہے جو وقت کے مسائل کو سمجھتے ہیں اور اردگرد سے پیدا ہونیوالے فتنوں و مخصوص نظریات کے حامل افراد کی نئی پیدا کردہ سازشوں پر ہر وقت نظر رکھتے ہیں اور ان کے تقاضوں کے مطابق ان کے سدباب کیلئے اپنی تمام تر صلاحیتیں اور توانائیاں صرف کر دیتے ہیں اور ان کے تدارک کیلئے اپنی مال و دولت صرف کرنے میں سعادت سمجھتے ہیں اور عقائد اور نظریات کے خلاف اٹھنے والی ہر آواز کا اپنی تحریرات اور تقریرات کے ذریعے سے مدلل اور مسکت جواب فراہم کرتے ہیں اور قوم وملت کی تربیت اور صحیح عقائد اور نیک اعمال کی طرف راہنمائی کرتے رہتے ہیں۔ ایسے منتخب اور برگزیدہ شخصیات میں سے اس دور کے محقق اور شیخ الحدیث والتفسیر، راحۃ العلماء، محسن اہلسنت، ابوالحسنات علامہ محمد اشرف سیالوی صاحب ہیں جنہوں نے ساری زندگی درس و تدریس قال اللہ جل شانہ اور قال الرسول ﷺ میں بسر کر دی ہے۔ نئے نئے پیدا ہونیوالے مسائل میں عوام اور خواص کی

راہنمائی فرمائی ہے اور اہلسنت پر ہونیوالے حملوں کا دیدہ دلیری سے مقابلہ کیا ہے اور
سوالات اور اعتراضات کا شافی جواب مہیا فرمایا ہے اور حسب سابق پیش نظر رسالہ
"حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام کے حضرت زلیخا رحمہا اللہ کیساتھ عقد نکاح کی تحقیق"
کو معتبر تفاسیر اور سیرت اور تاریخ کی کتابوں اور بزرگان دین کے اقوال اور مستند
حوالوں سے مزین کر کے مخالفین کا منہ توڑ جواب دیا ہے اور انبیاء کرام علیہم السلام کے
وارث ہونے کا حق ادا کر دیا ہے جس سے انکا محب انبیاء ہونا اور عظمت انبیاء کا
پاسبان ہونا ظاہر ہوتا ہے اور مخالف نے زلیخا کو (جس کو حضرت یوسف علیہ السلام کی
بیوی ہونا روز روشن کی طرح واضح کر دیا گیا ہے) بدکار اور فاحشہ کہہ کر اپنی آخرت
خراب کی ہے۔ اللہ تعالیٰ قبلہ شیخ الحدیث کی مساعی جمیلہ کو قبول فرما کر دنیا و آخرت میں
بے شمار اجر و ثواب عطا فرمائے۔

بندۂ ناچیز محمد رشید تونسوی غفرلہ
خادم مدرسہ مدنیہ غوثیہ رجسٹرڈ کچی باغ سرگودھا
۱۰ شعبان المعظم ۱۴۳۲ھ 12 جولائی 2011ء

تاثرات

شیخ الحدیث حضرت علامہ مفتی محمد فضل رسول سیالوی صاحب مدظلہ

دار العلوم غوثیہ رضویہ لاری اڈا سرگودھا

0306-6730997

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمدللہ رب العالمین الذی جعل الانبیاء والمرسلین معصوما والاولیاء الصالحین محفوظا والصلوۃ والسلام علیٰ سید المعصومین و علی آلہ واصحابہ و اتباعہ الیٰ یوم الدین اجمعین اما بعد۔ بندہ نے حضرت استاذ العلماء، شیخ شیوخ الحدیث، محدث اعظم پاکستان، شیخ الاسلام والمسلمین، مجدد مائۃ حاضرہ، حضرت علامہ زماں محمد اشرف صاحب سیالوی دام ظلہ العالی کا وہ مقالہ جو آپ نے حضرت یوسف علیٰ نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کے نکاح کے بارے پوچھے گئے سوال کے جواب میں تحریر فرمایا اور عقلی ونقلی دلائل کے انبار لگا دیے اور وہ داد تحقیق دی جو آپ ہی کا حصہ ہے گویا دریا کو کوزے میں بند کر دیا۔ الحمدللہ علیٰ ذالک

مجھے تو اس سوال نے کہ کیا حضرت یوسف علیہ السلام کا حضرت زلیخا سے نکاح ثابت ہے؟ ورطۂ حیرت میں ڈال دیا اور سوچنے پر مجبور ہو گیا کہ کیا کسی مسلمان سے اتنی کمینگی متصور ہو سکتی ہے کہ جن پاکیزہ طینت ہستیوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنا نائب بنایا اور انکو گناہوں سے معصوم پیدا فرمایا انکے بارے میں کوئی مسلمان ایسی بازاری اور

گھٹیا زبان استعمال کرے جو قطعاً وہ اپنے لئے پسند نہ کریگا بلکہ اگر کوئی اس جیسا منہ زور یہ بات اس کے متعلق کرے تو لال پیلا ہو جائیگا معاذ اللہ اللہ کے نبی کے بارے اسکی سوچ اپنے سے بھی کم درجہ تک پہنچ چکی ہے استغفر اللہ۔ حضرت یوسف علیہ السلام پر اوران کے حرم کے بارے ایسے ناپاک الفاظ کی نسبت جو سوال میں مذکور ہے یہ بہت بڑی جسارت ہے اور اللہ تعالیٰ کے نبی کو عیب لگانا ہے۔ جس شخص نے آپ کو اتنا بڑا عیب لگایا ہے وہ شخص دائرہ اسلام سے خارج ہو چکا ہے اس پر توبہ، تجدید ایمان، تجدید نکاح فرض ہے کیونکہ نبی کی توہین ہے اور نبی کی توہین کفر ہے۔

دلائل کے اعتبار سے آپ نے ثابت فرما دیا ہے کہ آپ کا نکاح کثیر دلائل سے ثابت ہے جو آپ نے اس مختصر تحریر میں بیان فرمائے ہیں۔ حقائق کا موجود ہونا یہ الگ بات ہے اور ان کو دلائل سے ثابت کرنا الگ بات ہے۔ بالفرض اگر کسی حقیقت کو ثابت کرنیکے دلائل موجود نہ بھی ہوں تو حقیقت یقیناً ثابت ہوتی ہے اگر کمزوری ہے تو مثبت کے علم میں ہے۔

وہ سائل اگر غور کرتا تو یہ مسئلہ اس کے گھر سے بھی ثابت ہے۔ اتنا اوپر جانے کی ضرورت ہی نہیں مثلاً اسی سائل سے کوئی شخص کہے کہ میں تیرے باپ اور دادا کے نکاح کا منکر ہوں اگر آپکے پاس اسکی کوئی دلیل ہے تو پیش کریں تو اسے لینے کے دینے پڑ جائیں گے اور وہ اتنا قریب کا نکاح دلائل سے ثابت نہ کر سکے گا تو کوئی اس جیسا منہ زور یہ کہنا شروع کر دے کہ چونکہ تو دلائل سے اپنے باپ اور دادا کا نکاح ثابت نہیں کر سکا لہٰذا انکی تمام اولاد حرام کی پیداوار ہے۔ تو کیا اسکا یہ کہنا ٹھیک ہوگا؟ قطعاً غلط ہے کیونکہ عدم ثبوت ثبوت عدم نہیں ہوتا تو ثابت نہ کر سکنا یہ مثبت کے علم کی کمی

سے ہے تو یہاں اگر بالفرض دلیل نہ بھی ہوتی تو یہ صرف عدم علم ہے اور عدم علم عدم نہیں ہوتا تو نکاح ثابت نہ ہونے کا کیسے یقین آسکتا ہے۔ انسانی تاریخ کی ہزاروں حقیقتیں ہمارے علم میں نہیں تو کیا وہ اپنے اپنے زمانے میں بطور حقیقت موجود نہ تھیں یقیناً موجود تھیں لیکن ہم تک ان کے دلائل نہ پہنچے یا ہماری انکے دلائل تک رسائی نہ ہو سکی تو یہ کمزوری ہماری ہے کہ ہمارا علم ناقص ہے نہ کہ وہ حقائق موجود نہ تھے۔

ظلم تو یہ ہے جہلاء اپنی کمزوری دوسرے کے سر تھوپتے ہیں اور الزام تراشیوں پر اتر آتے ہیں اور الزام بھی ان پاکباز بندوں پر دھرتے ہیں جن کی وجہ سے اپنی عاقبت برباد کر ڈالتے ہیں اعاذنا اللہ منہ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسی ہلاکتوں سے محفوظ فرمائے اور اپنے پیاروں کا پیار اور ادب عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ حضور شیخ الحدیث، شیخ الاسلام والمسلمین کا سایہ صحت و عافیت کے ساتھ تادیر ہمارے سروں کا تاج بنائے تاکہ علوم وفنون کے موتی لٹاتے رہیں اور ہمیں انکے فیوضات سے بہرہ ور ہونیکی توفیق مرحمت فرمائے اور اللہ تعالیٰ آپکی اولاد میں تا قیامت یہ چشمہ فیض جاری وساری فرمائے۔ اس کریم کے کرم سے کچھ بھی بعید نہیں۔ اے میرے کریم تو ایسے ہی کر بجاہ سید المرسلین ﷺ آمین یا رب العالمین۔

باادب بانصیب، بےادب بےنصیب۔

چوں خدا خواہد کہ پردہ کس درد میلش اندر طعنۂ پاکاں زند

احقر العباد ابو الابرار محمد فضل رسول سیالوی

بدھ ۱۰ شعبان المعظم ۱۴۳۲ھ

13 جولائی 2011ء